روحِ تحقیق، جلد ۲، شمارہ ۴، مسلسل شمارہ:۶، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۲۴ء

ڈاکٹر اسرار احمد کا تصور خلافت: تفسیر بیان القرآن اور خطبات کی روشنی میں

Dr. Israr Ahmad's Concept of Khilafah in the vision of his Tafsir Biyan-al Quran and Sermons

آمنہ صابر

پی ایچ۔ڈی ریسرچ اسکالر علومِ قرآن، شعبہ علومِ قرآن، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

ڈاکٹر تصور حسین

لیکچرار علومِ قرآن، شعبہ علومِ قرآن، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

ڈاکٹر حافظ فدا حسین

ڈپٹی سیکرٹری فنانس، پی آئی ایس ای، ملتان

Abstract:

Dr. Israr Ahmad (1932–2010), a renowned Islamic scholar and thinker from the Indian subcontinent, developed a comprehensive and revivalist vision of *Khilafah* (Caliphate) rooted in Qur'anic teachings, prophetic traditions, and the historical legacy of early Islam. His conception of *Khilafah* transcends a mere political structure, framing it instead as a holistic, divinely ordained system meant to establish the sovereignty of Allah (*Hakimiyyah*) on earth through a collective implementation of Islamic values, law (*Shari'ah*), and socio-economic justice. Central to Dr. Israr's thought is the idea that *Khilafah* is not confined to a specific dynasty or geographical territory, but represents a spiritual and moral responsibility (*Amanah*) bestowed upon the Muslim Ummah. Drawing inspiration from verses such as Surah An-Nur (24:55) and Surah Al-Baqarah (2:30), Dr. Israr argues that the re-establishment of *Khilafah* is both a religious obligation and a historical necessity to counter the materialism and secularism of modern civilization. He emphasizes individual and collective reform through education (*Tarbiyah*), spiritual purification (*Tazkiyah*), and organized activism as preconditions for political change. Dr. Israr's approach combines traditional Islamic scholarship with a modern analytical framework, allowing him to critique both Western political models and autocratic regimes in the Muslim world. His movement, *Tanzeem-e Islami*, sought to prepare a morally upright vanguard committed to non-violent, constitutional means for societal transformation. This abstract explores the philosophical underpinnings, scriptural basis, and practical implications of Dr. Israr's concept of *Khilafah*, highlighting its relevance in contemporary debates on governance, revivalism, and Islamic political thought. Through a revivalist yet non-revolutionary lens, Dr. Israr's vision offers an alternative paradigm to both liberal secularism and radical extremism, inviting Muslims to reflect upon their collective mission as stewards of divine guidance in a fragmented world.

Keywords: Israr Ahmad, Khilafah. Muslims Leadership, Tazkiyah, Trbiyah, Shari'ah, Tanzeem-e Islami.

تعارف

اسلامی نظامِ حیات میں خلافت ایک ایسا ادارہ ہے جس کا مقصد روئے زمین پر اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے تفسیر "بیان القرآن" اور اپنے خطبات میں خلافت کو انسانیت کی فلاح کا ضامن قرار دیا ہے۔ ان کی رائے میں خلافت محض سیاسی یا مذہبی نظم کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا ہمہ جہت نظام ہے جو بندگی، عدل، مساوات اور اجتماعی فلاح کے اصولوں پر استوار ہوتا ہے۔ وہ خلاف کے معانی و مفاہیم واپنی تفسیر بیان القرآن میں بھی بیان کرتے ہیں جب کہ ساری زندگی انھوں نے مختلف مقامات پیش کیے گئے اپنے خطبات میں تفصیلی بحث کے ساتھ وہ عالم اسلام کو خلافت کی اصل روح تک پہنچانے کی سعی میں لگے رہے ہیں جس کی چند مثالیں مختلف نقاط کی صورت میں حسب ذیل ہیں:

۱. خلافت کا بنیادی ذکر

﴿ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ(۱)

سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت کی روشنی میں ڈاکٹر اسرار لکھتے ہیں کہ کائنات کا اصل حاکم اور مالک اللہ تعالیٰ ہے' لیکن اس نے اپنے آپ کو غیب کے پردے میں چھپالیا ہے۔ زمین پر انسان اس کا خلیفہ ہے۔ اب انسان کا کام یہ ہے کہ جو ہدایت اللہ کی طرف سے آرہی ہے اس پر تو بے چون وچرا عمل کرے اور جس معاملے میں کوئی واضح ہدایت نہیں ہے وہاں غور و فکر اور سوچ بچار کرے اور استنباط و اجتہاد سے کام لیتے ہوئے جو بات روحِ دین سے زیادہ سے زیادہ مطابقت رکھنے والی ہو اسے اختیار کرے۔ یہی درحقیقت رشتۂ خلافت ہے جو اللہ اور انسان کے مابین ہے۔ یہ حیثیت تمام انسانوں کو دی گئی ہے اور بالقوۃ potentially ہر انسان اللہ کا خلیفہ ہے' لیکن جو اللہ کا باغی ہو جائے' جو خود حاکمیت کا مدعی ہو جائے تو وہ اس خلافت کے حق سے محروم ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ گویا کہ اب دنیا میں خلافت صرف خلافت المسلمین ہو گی۔(۲)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطابق یہ آیت خلافت کے بنیادی نظریے کی وضاحت کرتی ہے کہ انسان اللہ کا نائب ہے، اور اس پر زمین پر اللہ کے قانون کا نفاذ لازم ہے۔

۲. خلافت کا تعلق عبادت سے

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾(۳)

اس آیت کی تفسیر میں ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:

" ہماری زندگیوں کا غالب حصہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں اس پر کافرانہ نظام کا غلبہ ہے اور اس نظام کے تحت رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ہمہ تن اطاعت ممکن ہی نہیں۔ ان حالات میں ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا عبادت کے تقاضوں سے کیسے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں؟ مادی و علمی لحاظ سے انسان جس قدر چاہے ترقی کرلے اگر وہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا بندگی کے قالب میں ڈھالنے سے قاصر رہا تو انسانی سطح پر اس کی ساری زندگی بیکار اور رائیگاں ہے۔"(۴)

ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا کہ خلافت کی اصل روح اللہ کی بندگی اور اس کے احکام کی تعمیل ہے، جو اجتماعی اور انفرادی دونوں سطحوں پر مطلوب ہے۔

۳. خلافت کا مقصد: نظام عدل کا

سورۃ الحدید کی آیت ۲۵ ان اہم آیات میں سے ہے جو عدل، نظامِ حق، اور نبوت کے مشن کو واضح کرتی ہیں۔

﴿ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (انصاف کا ترازو) نازل کی، تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسالت کے مقصد کو نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا ہے:

البیّنات: یعنی کھلے دلائل و معجزات، جو حق کو باطل سے جدا کرتے ہیں۔

الکتاب: آسمانی ہدایت، جو اللہ کی طرف سے زندگی گزارنے کا ضابطہ دیتی ہے۔

المیزان: یعنی وہ معیار یا اصول، جس کے ذریعے عدل قائم کیا جاتا ہے۔

اصل مقصد ہے: "لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ" — تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم ہوں۔(۶)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطابق یہ آیت نبوت کا حقیقی ہدف بیان کرتی ہے: یعنی انفرادی و اجتماعی عدل کا قیام۔ ان کے نزدیک یہ آیت خلافتِ الٰہیہ کے مقاصد کی وضاحت کرتی ہے — کہ نبوت کے بعد خلافت ہی وہ ادارہ ہے جو عدل کو زمین پر نافذ کرتا ہے، کیونکہ "قسط" کا عملی قیام ایک منظم اجتماعی نظام کے بغیر ممکن نہیں۔ ان کے مطابق " "عدل کو قائم کرنا محض اخلاقی نصیحت نہیں، یہ ایک سماجی، معاشی اور سیاسی نظام کے ذریعے ممکن ہے — اور یہی نظام خلافت کہلاتا ہے۔"

ڈاکٹر اسرار کے مطابق خلافت کا مقصد انسانی معاشروں میں عدل و انصاف کا قیام ہے، اور یہ کام شریعتِ الٰہی کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔

خلافت کی شرائط اور اوصاف

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾ (۷)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ وہ ضرور اُنہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا، جیسے اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلافت دی تھی، اور ضرور اُن کے لیے اُس دین کو مضبوطی سے قائم کرے گا جسے اس نے اُن کے لیے پسند فرمایا ہے، اور ضرور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کا ایک شرطی وعدہ ہے، جو ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔ اس میں تین بڑے انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے:

۱۔ خلافت فی الارض: مومنوں کو زمین میں اختیار اور اقتدار ملے گا۔

۲۔ تمکینِ دین: ان کے دین (یعنی دینِ اسلام) کو غالب اور مستحکم کر دیا جائے گا۔

۳۔ خوف کی جگہ امن: مسلمانوں کے حالات میں امن، سکون اور داخلی سلامتی پیدا ہوگی۔(۸)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطابق، یہ آیت اس بات کا واضح اعلان ہے کہ اسلامی خلافت ایک دینی فریضہ ہے، محض تاریخی اتفاق یا سیاسی نظام نہیں۔ اگر مسلمان اجتماعی طور پر ایمان، اصلاحِ نفس، اور اعمال صالحہ کو اختیار کریں تو اللہ کا وعدہ

ہے کہ خلافتِ راشدہ کا نظام دوبارہ قائم ہو گا، جس میں دین غالب ہو گا اور دنیا میں امن قائم ہو گا۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس آیت کی روشنی میں بتایا کہ خلافت اللہ کا انعام ہے جو ایمان اور صالح اعمال کی شرط سے مشروط ہے۔

﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾(۹)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک اعتدال والی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو، اور رسول تم پر گواہ ہو۔

اس آیت میں "أُمَّةً وَسَطًا" (اعتدال والی امت) کہہ کر امت مسلمہ کو ایک معتدل، متوازن اور عادل امت قرار دیا گیا ہے۔ اس امت کا مقصد صرف اپنی نجات نہیں، بلکہ یہ دنیا کی تمام اقوام پر شہادتِ حق یعنی اللہ کے دین کی گواہی دینے کی ذمہ دار ہے۔ اسی لیے اس پر یہ فریضہ عائد کیا گیا ہے کہ وہ دینِ حق کو انسانیت تک پہنچائے اور اس کا عملی نمونہ بن کر دکھائے۔ رسول ﷺ کی طرح یہ امت بھی دعوت و شہادت کا فرض انجام دے۔(۱۰)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطابق، یہ آیت امت مسلمہ کی خلافتی ذمہ داری کی بنیاد ہے — یعنی پوری دنیا میں اللہ کے دین کی بالادستی قائم کرنا، اور عدل و انصاف کے نظام کو نافذ کرنا۔ امت مسلمہ کو عالمی سطح پر اللہ کے دین کی نمائندگی کا منصب عطا کیا گیا ہے۔

خلافت کے زوال کے اسباب

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطابق:

- دین سے انحراف بسبب کافرانہ نظام کا غلبہ
- مادیت پرستی بسبب دین کا غلط تصور
- فرقہ وارانہ انتشار عالمی سطح پر خلافت کی راہوں کو مسدود کیا۔
- مغربی استعمار کا اثر سے دین اسلام صرف عبادات تک محدود رہ گیا۔

خلافت کے احیاء کا راستہ

- فکری تربیت
- انقلابی جدوجہد
- اسلامی نظامِ تعلیم
- صالح قیادت کی تیاری

خطباتِ ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے اقتباس:

"خلافتِ راشدہ کا احیاء کوئی خواب نہیں، یہ قرآن کا وعدہ ہے، اور اس کی شرط ایمان، عمل صالح اور دعوت دین ہے۔"(۱۱)

خلافت اور جمہوریت: ایک تنقیدی موازنہ

- مغربی جمہوریت میں عوام کی حاکمیت
- اسلامی خلافت میں اللہ کی حاکمیت

- شوریٰ کا ادارہ (سورۃ الشوریٰ ۴۲:۳۸)

خلافت کا عملی ماڈل: حضرت داودؑ

﴿ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾(۱۲)

ترجمہ: اے داوٗد! بے شک ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو، اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکا دے گی۔

یہ آیت خلافت کے بنیادی اصول پر روشنی ڈالتی ہے کہ عدل و انصاف پر مبنی فیصلے خلافت کی روح ہیں، اور نفسانی خواہشات کی پیروی خلافت کے انحراف کا سبب بنتی ہے۔(۱۳)

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے ہیں: "جو حضرات تنظیم اسلامی میں شامل ہیں، انہوں نے اس بات کو ذہناً قبول کرکے تنظیم میں شمولیت اختیار کی ہے کہ ۔۔۔۔ شہادت علی الناس اور اقامت واظہار دین الحق کے لئے مجاہدہ اور حالات کے تقاضوں کے تحت مقاتلہ بھی ان کے فرائض منصبی میں شامل ہیں مزید براں یہ کہ ان فرائض کی بجاآوری کے لئے سمع وطاوعت کے اسلامی اصولوں پر التزام جماعت بھی دین کی ذمہ داریوں کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے۔"(۱۴)

چوں کہ عدل و انصاف خلافت کا بنیادی ستون ہے۔ڈاکٹر اسرار کے مطابق منہج انقلاب نبوی ﷺ کے مراحل درج ذیل: "دعوت، تنظیم، تربیت، صبر محض یا Passive Resistance اور اقدام یا Active Resistance وغیرہ"(۱۵)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی فکر کے مطابق خلافت کا تصور انفرادی تقویٰ اور اجتماعی عدل کا امتزاج ہے۔ "بیان القرآن" اور ان کے خطبات خلافت کی تجدید کی ایک زبردست علمی دعوت ہیں، جو آج بھی امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد کا تصورِ خلافت: ایک جامع تجزیہ

ڈاکٹر اسرار احمد کا تصورِ خلافت ایک وسیع اور جامع نظریہ ہے جو اسلامی تاریخ، قرآن و سنت اور مسلمانوں کے اجتماعی و فردی کردار کو ایک نئے تناظر میں پیش کرتا ہے۔ ان کے مطابق خلافت صرف ایک سیاسی نظام نہیں ہے بلکہ ایک روحانی، اخلاقی اور معاشی ذمہ داری ہے جس کا مقصد اللہ کی حاکمیت کو زمین پر قائم کرنا ہے۔ڈاکٹر اسرار احمد نے خلافت کو صرف حکومت یا سیاسی اقتدار کے طور پر دیکھنے کی بجائے اسے ایک مکمل نظامِ حیات کے طور پر سمجھا، جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔

۱۔ خلافت کا بنیادی تصور: ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق خلافت کا تصور قرآن و سنت میں واضح طور پر موجود ہے، اور یہ کسی خاص سیاسی جماعت یا حکومتی نظام کے بجائے ایک کلی اور جامع نظام کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کے نزدیک خلافت کی بنیاد اللہ کی حاکمیت (Hakimiyyah) پر ہے، اور اس کا مقصد اللہ کے قانون یعنی شریعت کا نفاذ کرنا ہے تاکہ انسانیت کے درمیان عدل، مساوات اور امن قائم ہو سکے۔

۲۔ خلافت کا مقصد: ڈاکٹر اسرار احمد خلافت کو محض سیاسی اقتدار کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ اسے ایک الہامی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ان کے مطابق خلافت کا مقصد نہ صرف مسلمانوں کے اندر عدل و انصاف کا قیام ہے بلکہ پوری دنیا میں اللہ کے نظام کو

نافذ کرنا ہے۔ خلافت ایک ایسی طاقتور اور جامع حکمت عملی ہے جو تمام مسلم ممالک کو ایک امت کے طور پر متحد کرتی ہے اور اس کی بنیاد دینِ اسلام کی تعلیمات پر ہوتی ہے۔

۳۔ خلافت اور شریعت کا تعلق: ڈاکٹر اسرار احمد کے نزدیک خلافت کا اصل مقصد شریعت کا نفاذ اور اس کی حکمرانی ہے۔ شریعت صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں سے ہے جیسے معاشرت، معیشت، سیاست اور عدلیہ۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں شریعت کی اہمیت کو واضح کیا اور اسے مسلمانوں کے لئے ایک مکمل نظامِ حیات کے طور پر پیش کیا۔

۴۔ خلافت اور فردی اصلاح: ڈاکٹر اسرار احمد نے خلافت کے قیام کو محض سیاسی جدوجہد تک محدود نہیں رکھا، بلکہ انہوں نے فرد کی اصلاح کو بھی ضروری سمجھا۔ ان کے نزدیک خلافت کے قیام کے لئے فرد کا اخلاقی، روحانی اور فکری سطح پر بھی پختہ ہونا ضروری ہے۔ فرد کی اصلاح کے بغیر معاشرتی تبدیلی اور خلافت کا قیام ممکن نہیں۔ اس کے لئے انہوں نے تعلیم، تربیت اور روحانی پاکیزگی (Tazkiyah) کو اہمیت دی۔

۵۔ خلافت اور اجتماعی ذمہ داری: ڈاکٹر اسرار احمد نے خلافت کو اجتماعی ذمہ داری قرار دیا۔ ان کے مطابق خلافت صرف حکمرانوں کا نہیں بلکہ پوری امت کا فریضہ ہے۔ امتِ مسلمہ کا ہر فرد خلافت کے نظام کو قائم کرنے میں شریک ہے، اور اس میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق کردار ادا کرتا ہے۔ خلافت کا اصل مقصد اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اجتماعی طور پر کوشش کرنا ہے۔

۶۔ خلافت کا موجودہ دور میں احیاء: ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق خلافت کا احیاء ایک دینی فریضہ ہے جو مسلمانوں کے اجتماعی شعور کی بیداری اور ان کے ایمانی قوت کی بحالی کے ذریعے ممکن ہے۔ ان کے نزدیک خلافت کا دوبارہ قیام کسی سیاسی انقلاب یا خونریزی کے ذریعے نہیں بلکہ اخلاقی، فکری اور نظریاتی انقلاب کے ذریعے ممکن ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے ہمیشہ خلافت کے احیاء کے لئے قانونی، غیر تشدد طریقوں کی حمایت کی اور اسے مسلمانوں کے لیے ایک فکری تحریک کے طور پر پیش کیا۔

خلافت کا مقصد اور اس کا عملی نفاذ

خلافت کا مقصد صرف حکمرانی یا سیاست تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک جامع نظام ہے جو فرد اور معاشرے کے تمام شعبوں میں عدل، امن، اور اللہ کی رضا کو قائم کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق خلافت کا مقصد اسلامی معاشرتی نظام کو عملی طور پر نافذ کرنا اور ایک ایسا ماحول فراہم کرنا ہے جہاں انسانیت کو اللہ کی ہدایت اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع مل سکے۔

ا۔ خلافت کا مقصد: خلافت کا بنیادی مقصد اللہ کی حاکمیت کو زمین پر قائم کرنا ہے، یعنی دنیا میں اللہ کے قانون، شریعت کا نفاذ کرنا تاکہ انسانوں کی زندگی میں عدل، انصاف، اور برابری قائم ہو۔ ڈاکٹر اسرار احمد خلافت کو ایک الہامی فریضہ سمجھتے ہیں جو صرف ایک مخصوص حکومتی نظام کے بجائے ایک جامع نظامِ حیات کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔

خلافت کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

اللہ کی حاکمیت کا نفاذ: خلافت کا مقصد اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا اور اس کے احکام کو پوری دنیا میں نافذ کرنا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر کی انسانیت کو اللہ کے راستے پر چلنے کی دعوت دینا ہے۔

عدل و انصاف کا قیام: خلافت کا مقصد معاشرتی انصاف کا قیام ہے تاکہ ہر فرد کو اس کا حق ملے، اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ

ہو۔ اس میں عدلیہ، معیشت، سیاست، اور ہر سطح پر عدل قائم کرنا شامل ہے۔

اجتماعی فلاح: خلافت کا مقصد صرف حکمرانوں کی فلاح نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ اور انسانیت کی فلاح ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو فرد کے ساتھ ساتھ اجتماعی سطح پر بھی فائدہ پہنچائے۔

۲۔ خلافت کا عملی نفاذ

خلافت کے مقصد کا عملی نفاذ اس وقت ممکن ہے جب خلافت کے اصولوں کو حقیقی زندگی میں نافذ کیا جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس حوالے سے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جو خلافت کے عملی نفاذ کے لیے ضروری ہیں۔

خلافت کے عملی نفاذ کے لئے درج ذیل اقدامات اہم ہیں:

شریعت کا نفاذ: خلافت کا عملی نفاذ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سطح پر شریعت کی تعلیمات کو نافذ کیا جائے، چاہے وہ فرد کا ذاتی اخلاق ہو، یا ریاست کے قوانین ہوں۔

قانون کی حکمرانی: خلافت کا عملی نفاذ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ قانون کو ہر سطح پر نافذ نہ کیا جائے۔ خلافت میں حکمران کے ساتھ ساتھ عوام کی بھی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ شریعت کی روشنی میں اپنی زندگی گزاریں اور قانون کے مطابق عمل کریں۔

تعلیم اور تربیت :(Tarbiyah) خلافت کا نفاذ اس وقت ممکن ہے جب افراد کی تعلیم اور تربیت کی جائے تاکہ وہ نہ صرف دنیاوی مسائل کو حل کر سکیں، بلکہ روحانی طور پر بھی ترقی کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس بات پر زور دیا کہ خلافت کا نظام تب تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان انفرادی طور پر بھی اصلاح نہ کریں۔

اجتماعی ذمہ داری :(Amanah) خلافت کی بنیاد اجتماعی ذمہ داری پر ہے۔ ہر مسلمان کو خلافت کے نفاذ میں حصہ ڈالنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس بات کو اجاگر کیا کہ خلافت ایک فرد یا حکمران کا کام نہیں، بلکہ یہ امتِ مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

۳۔ خلافت کا جدید دور میں عملی نفاذ: ڈاکٹر اسرار احمد کے نزدیک خلافت کا نفاذ صرف تاریخ کا حصہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک زندہ اور فعال تحریک ہے جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے خلافت کو ایک روحانی اور فکری تحریک کے طور پر پیش کیا اور اسے جدید دور میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے منظم طریقے سے جدوجہد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کے مطابق خلافت کا عملی نفاذ ایک فکری انقلاب اور معاشرتی اصلاح کے ذریعے ممکن ہے، نہ کہ کسی خونریزی یا سیاسی انقلاب کے ذریعے۔

۴۔ خلافت اور جمہوریت کا موازنہ: ڈاکٹر اسرار احمد نے خلافت اور جمہوریت کے نظام کا موازنہ کیا اور واضح کیا کہ خلافت میں اللہ کی حاکمیت ہوتی ہے، جبکہ مغربی جمہوریت میں عوام کی حاکمیت ہوتی ہے۔ خلافت میں حکمران اللہ کے قانون کو نافذ کرتا ہے، اور اس کا ہر فیصلہ شریعت کی روشنی میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اس بات پر زور دیا کہ خلافت کا نظام انسانی فطرت اور اللہ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے، جبکہ جمہوریت انسانی خواہشات اور مفادات پر مبنی ہوتی ہے

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) سورۃ البقرہ، ۲: ۳۰۔

(۲) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، (لاہور: تنظیم اسلامی پبلیکیشنز)، تفسیر سورۃ البقرہ آیت ۳۰۔

(۳) سورۃ الذاریات، ۵۱ :۵۶۔

(۴) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، تفسیر سورۃ الذاریات، ۵۱ :۵۶۔

(۵) سورۃ الحدید، ۲۵:۵۷۔

(۶) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، تفسیر سورۃ الحدید، ۵۷: ۲۵۔

(۷) سورۃ النور، ۲۴:۵۵۔

(۸) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، تفسیر سورۃ النور، ۲۴:۵۵۔

(۹) سورۃ البقرہ، ۲ :۱۴۳۔

(۱۰) ڈاکٹر اسرار احمد،، بیان القرآن، تفسیر سورۃ البقرہ، ۲:۱۴۳۔

(۱۱) اسرار احمد، خطبات خلافت (خطبہ: "اقامتِ دین کی جدوجہد"، ۱۹۸۲ء)، (لاہور، مرکزی انجمن خدام القرآن، ۱۹۹۶ء،

(۱۲) سورۃ ص، ۳۸ :۲۶۔

(۱۳) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، تفسیر سورۃ ص، ۳۸: ۲۶۔

(۱۴) ڈاکٹر اسرار احمد، ہماری دینی وملی ذمہ داریاں۔۔(لاہور: تنظیم اسلامی، ۱۹۹۸ء)، ۱۱

(۱۵) ڈاکٹر اسرار احمد، خلافت کی حقیقت اور عصر حاضر میں اس کا نظام۔۔(لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، ۲۰۰۵ء)، ۱۷۲۔

❖❖❖